میں کیوں مانوں ہار

صغریٰ صدف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں کیوں مانوں ہار

سارے جہاں کی روشنی کب مانگتی ہوں میں
بس میری زندگی کا ستارا ملے مجھے

میں کیوں مانوں ہار

یاقوت

سعد پبلی کیشنز
میاں مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 7122943

خُوبصورت، دلکش اور
دیدہ زیب کتابوں کا
واحد مرکز

ترئین واہتمام
عُمَر دراز مفتی

UQAABI

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سرورق : آغا نثار

پرنٹرز : زاہد بشیر پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت : 90روپے

نرم ریاض
کیلئے
محبت کے ساتھ
صغرا صدف
07-03-05
0300-9461378

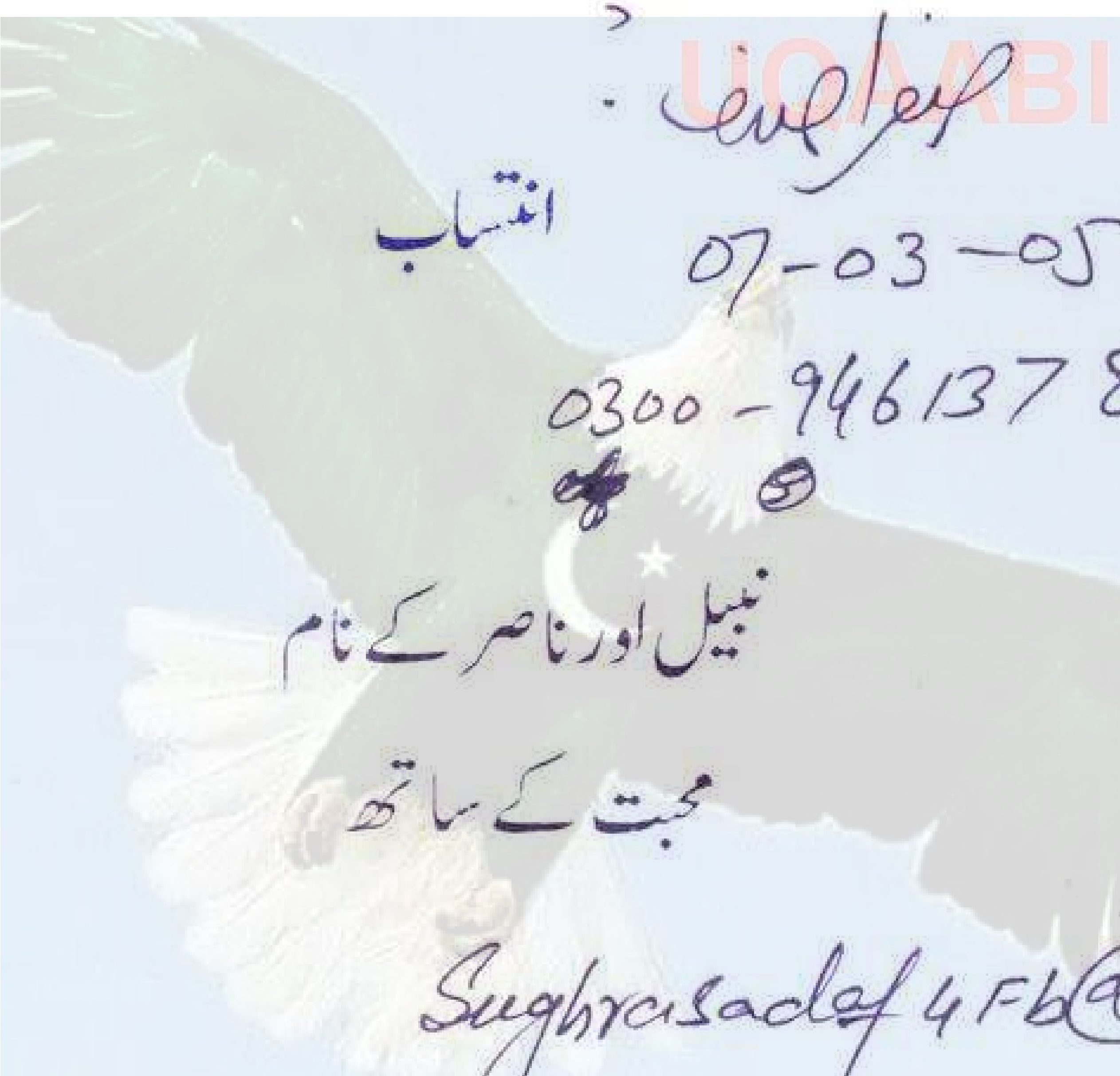
UQAABI

انتساب

نبیل اور ناصر کے نام

محبت کے ساتھ

Sughrasadaf4Fb@hotm
-co

قسمت تری بھی روٹھ تو سکتی ہے ایک دن
تقدیر کو مری ہی بگڑنا نہیں سدا

ترتیب

غزلیں

UQAABI

زندگی کی بزم میں کمی کمی سی کیوں رہے ۱۳
آنکھ ساغر کی پیاس ہے شاید ۱۵
تجھ کو طریق عشق سکھائیں گے ہم ضرور ۱۷
حادثہ ہی زندگی کا حاصل کیوں ۱۹
میرے دکھ میں شامل ہے ۲۱
دن رہا یاد تو شب یاد نہیں ۲۳
جذبوں پہ جمی برف پگھل جائے گی اک دن ۲۵
ہر جا گلی گلی میں نگینے چھپے ہوئے ۲۷
ہجر کی دہائی دے ۲۹
مہک جو تیرے سراپے سے بچ گئی ہو گی ۳۱
کاش ایسا کمال ہو جائے ۳۳
ملنا ایک بہانا ہو گا ۳۵
جس دن سے زندگی میں ترا غم نہیں رہا ۳۷
اس سے منسوب یہ انداز نرالے رکھنا ۳۹
گو نئی صبح سہانی ہو گی ۴۱
طغیانیوں سے اپنی نکالا نہ کر مجھے ۴۳
مجھ سے بچھڑ کے جو جائے ۴۵

رابطے باتیں کریں گے ۴۷

میں بت بناتی ہوں وہ انھیں جان دیتا ہے ۴۹

دل میرا تو ساکن ہے ۵۱

مدتوں جس سے ملاقات نہ تھی ۵۳

خود کو بھی مکان میں رکھتا نہیں بھلا (دو شعر) ۵۵

چاروں اور حصار بناؤ ۵۷

پُرخار رہگزر پہ ہی چلنا نہیں سدا ۵۹

کب تک بھنور کے بیچ سہارا ملے مجھے ۶۱

وہ مجھ میں اک خلا سا چھوڑ جائے گا ۶۳

تم کو اپنا بنایا جب سے ہے ۶۵

یوں زندگی کی راہ پہ چلتے رہے ہیں ہم ۶۷

ہجر میں کیسی راحتیں ڈھونڈو ۶۹

تنہائیوں کا رنگ بھی اچھا لگے مجھے ۷۱

رہِ وفا میں جو حد سے گزر گئے ہوں گے ۷۳

خود سے خفا خفا ہیں تو سب سے ڈرے ہوئے ۷۵

دریا یہ ہمتوں کا کسی طور تھم نہ جائے ۷۷

تڑپے ہوئے ترسے ہوئے بھٹکے ہوئے لوگ (۲ شعر) ۷۸

تجھ سے من کی بات بھی ہو ۷۹

آنکھوں سے ان کے نقش مٹائے نہ جائیں گے ۸۱

ساتھ اپنے لوگ کچھ ایسے چلے ۸۳

دیا جلایا جا سکتا ہے ۸۵

عید ہماری اب کے گزری تیرے بغیر ۸۷

UQAABI

نظمیں

حمد ۹۱
نعت ۹۳
میں کیوں مانوں ہار ۹۴
ایک سوچ ۹۵
راجپوت ۹۶
خوابوں کی شہزادی ۹۷
اتفاق ۹۹
مرا وجود بھی رونے لگا ہے ۱۰۱
اختتام ۱۰۲
کیوں؟ ۱۰۳
شرط ۱۰۵
گیت ۱۰۷
من کا سورج ۱۰۹
ایک نظم ۱۱۰
دھند ۱۱۱
میں نے تمھیں محسوس کیا ۱۱۲

UQAABI

کچھ اپنے بارے میں

UQAABI

اپنی طبیعت کے مطابق میں بچپن ہی سے اپنے اردگرد کے ماحول، چیزوں اور رشتوں ناتوں کو گہری نگاہ سے دیکھتی اور سوچتی رہی ہوں۔ لڑکی ہونے کے حوالے سے گھر میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان سے تو خدا نے مجھے بچالیا کہ میرے والدین نے میری پرورش میں کبھی مجھے اس بات کا احساس نہیں ہونے دیا کہ میں لڑکی ہوں۔ مگر معاشرے اور ماحول نے قدم قدم پر یہ احساس دلایا۔

میں نے زندگی میں جس کام کا ارادہ کیا وہ ضرور کیا۔ میرا خیال ہے اصل طاقت انسان کا ارادہ ہی ہے۔ مجھے کبھی کسی لمحے خدا کے علاوہ کسی چیز یا فرد سے خوف محسوس نہیں ہوا۔

شاعری میں نے کسی باقاعدہ منصوبے کے تحت نہیں کی بلکہ جو کچھ دیکھا، سمجھا اور محسوس کیا اسے تحریر کیا۔ میں نے لکھنا سکول کے زمانے سے شروع کیا۔ پھر کالج میں بھی یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں مجھے شاہین مفتی جیسی قابل استاد کی رہنمائی کا شرف حاصل ہوا۔

پنجاب یونیورسٹی میں فلسفے کے مضمون نے میری تحقیق و جستجو کو اور بڑھایا اور اب یہ شوق کتاب کی تخلیق تک آگیا ہے۔

آخر میں میں ڈاکٹر نعیم احمد چیئرمین شعبہ فلسفہ اور راشد متین ڈائریکٹر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جن کی مدد اور حوصلہ افزائی سے میں اس مقام تک پہنچی ہوں۔

غزلیں

نفرت، نہ محبت، نہ کوئی اور ادا ہے
لگتا ہے کہ اے زندگی تو ہم سے خفا ہے

زندگی کی بزم میں کمی کمی سی کیوں رہے
اب خوشی کے ساتھ یہ "غمی غمی" سی کیوں رہے

بلبلوں کے گیت بھی تو موسموں کے سنگ ہوں
خامشی لبوں پہ اب جمی جمی سی کیوں رہے

میرے لب پہ کھل اٹھیں جو چاہتوں کے پھول سے
میری آنکھ میں مگر نمی نمی سی کیوں رہے

جس کو دل ہی دے دیا، اسے کہیں تو کیا کہیں
اس کے ساتھ بھی مری "ٹھنی ٹھنی" سی کیوں رہے

بحر بحر موج ہو، صدف صدف گہر بنے
زندگی رواں دواں، تھمی تھمی سی کیوں رہے

UQAABI

UQAABI

آنکھ ساغر کی پیاس ہے شاید
موسمِ دل اداس ہے شاید

خامشی کو وہ کیسے سمجھے گا
وہ تو لہجہ شناس ہے شاید

لوگ گھر میں دبک کے بیٹھے ہیں
ان کے اندر ہراس ہے شاید

وہ جو کرتا ہے کیسے دیوانہ
مجھ کو دل ہی تو راس ہے شاید

اپنے دل سے بھی کیا کہیں گے صدف
وہ بھی اس کے ہی پاس ہے شاید

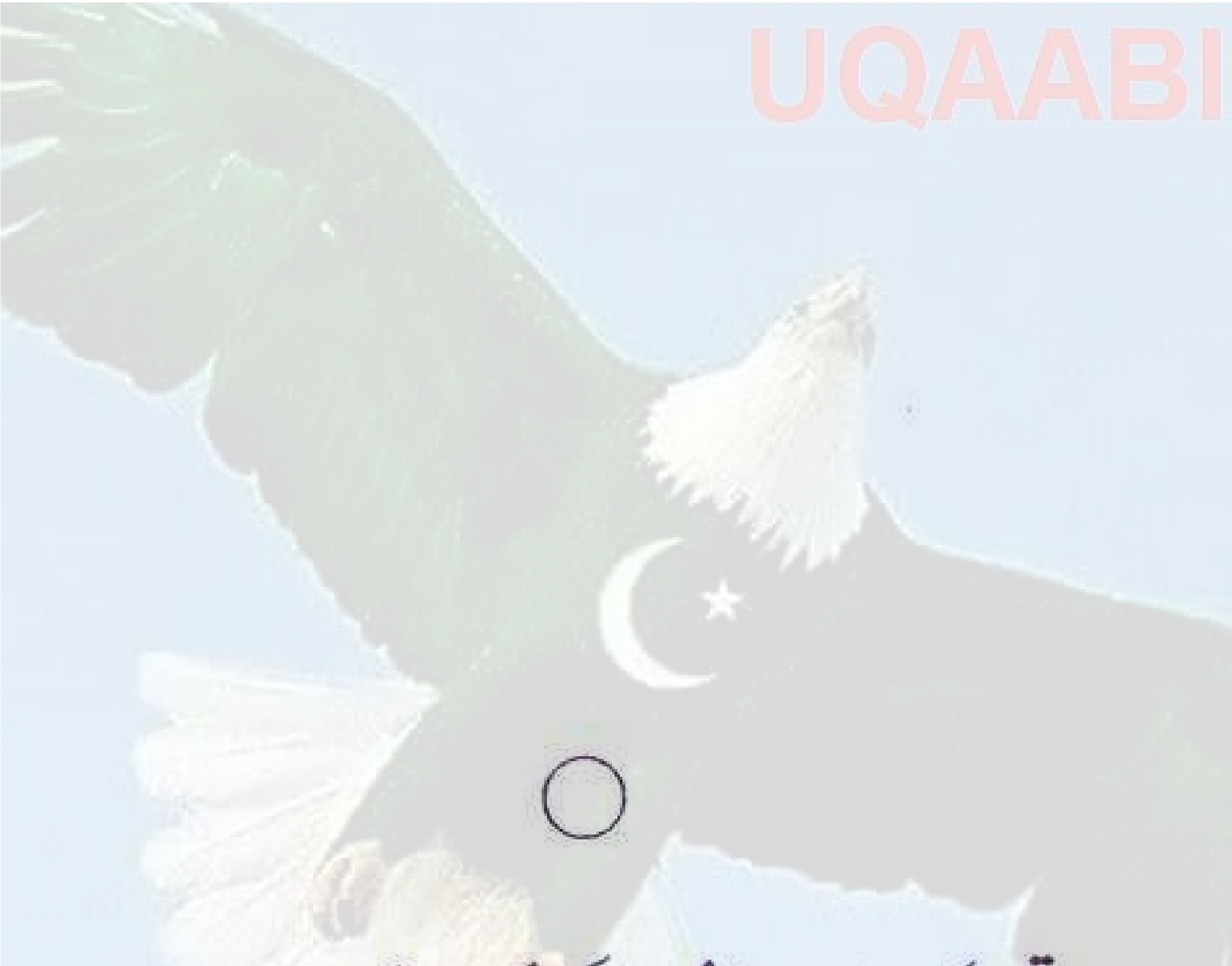

تجھ کو طریقِ عشق سکھائیں گے ہم ضرور
روئے ہیں خود، تجھے بھی رلائیں گے ہم ضرور

تجھ کو کسی طرح سے سنائیں گے ہم ضرور
سینے پہ زخم تیرے لگائیں گے ہم ضرور

تیرے لیے بنائیں گے ہم گھی کی چوریاں
بیلے کی راہ پر تجھے لائیں گے ہم ضرور

تیری نظر سے، ذہن سے، دل سے، زبان سے
ہر ایک نقش غیر مٹائیں گے ہم ضرور

دنیا کے بے ثبات اندھیروں میں اے صدف
چھوٹی سی ایک شمع جلائیں گے ہم ضرور

حادثہ ہی زندگی کا حاصل کیوں
درد دل کی دھڑکنوں میں شامل کیوں

میرے گھر میں وحشتوں کی چادر ہے
شہر کی آبادیوں میں جنگل کیوں

روشنی کا ہم سفر اندھیرا ہے
بزمِ خوش میں دل مرا ہی بوجھل کیوں

میرے قدموں کے تلے زمیں آئی
آسماں ہی بن گیا تھا آنچل کیوں

اک ذرا سی بھول ہو گئی مجھ سے
بن گیا ہے بوجھ مجھ پہ پل پل کیوں

UQAABI

میرے دکھ میں شامل ہے
وہ جو میرا قاتل ہے

بس اس کی اک یاد تو ہے
جو مرے غم کا حاصل ہے

ہر چہرا ہے اجڑا سا
یہ جگ کیسا جنگل ہے

جیتے گا اسی دنیا میں
جس کا اپنا عادل ہے

میں بھی جھک ہی جاؤں گی
کون مگر اس قابل ہے

تم سے ناراض ہوئے تھے کیسے
اب تو اس کا بھی سبب یاد نہیں

شوخ و چنچل سبھی ساتھی اپنے
کھو گئے راہ میں سب یاد نہیں

سالہا سال تجھے یاد کیا
کیوں کیا ایسا غضب یاد نہیں

تیرے اطوار مجھے کیا معلوم
ہم کو جینے کا بھی ڈھب یاد نہیں

غیر کو کیا بھلا چاہے گی صدف
اس کو تو اپنا بھی رب یاد نہیں

جذبوں پہ جمی برف پگھل جائے گی اک دن
خوشبو کوئی گلیوں میں مچل جائے گی اک دن

آنکھوں میں نئی صبح بکھیرے گی اجالے
پھر ذہن سے چمٹی ہوئی کل جائے گی اک دن

کب تک وہ ڈرائے گا مجھے تیرگیوں سے
وہ رات ہے اور رات تو ڈھل جائے گی اک دن

میں بھی تمھیں اب بھول ہی جاؤں گی کسی شام
دل بہلا تو یہ زیست سنبھل جائے گی اک دن

یہ رتجگے جو تو نے صدف اوڑھ لیے ہیں
آخر کو یہ عادت بھی بدل جائے گی اک دن

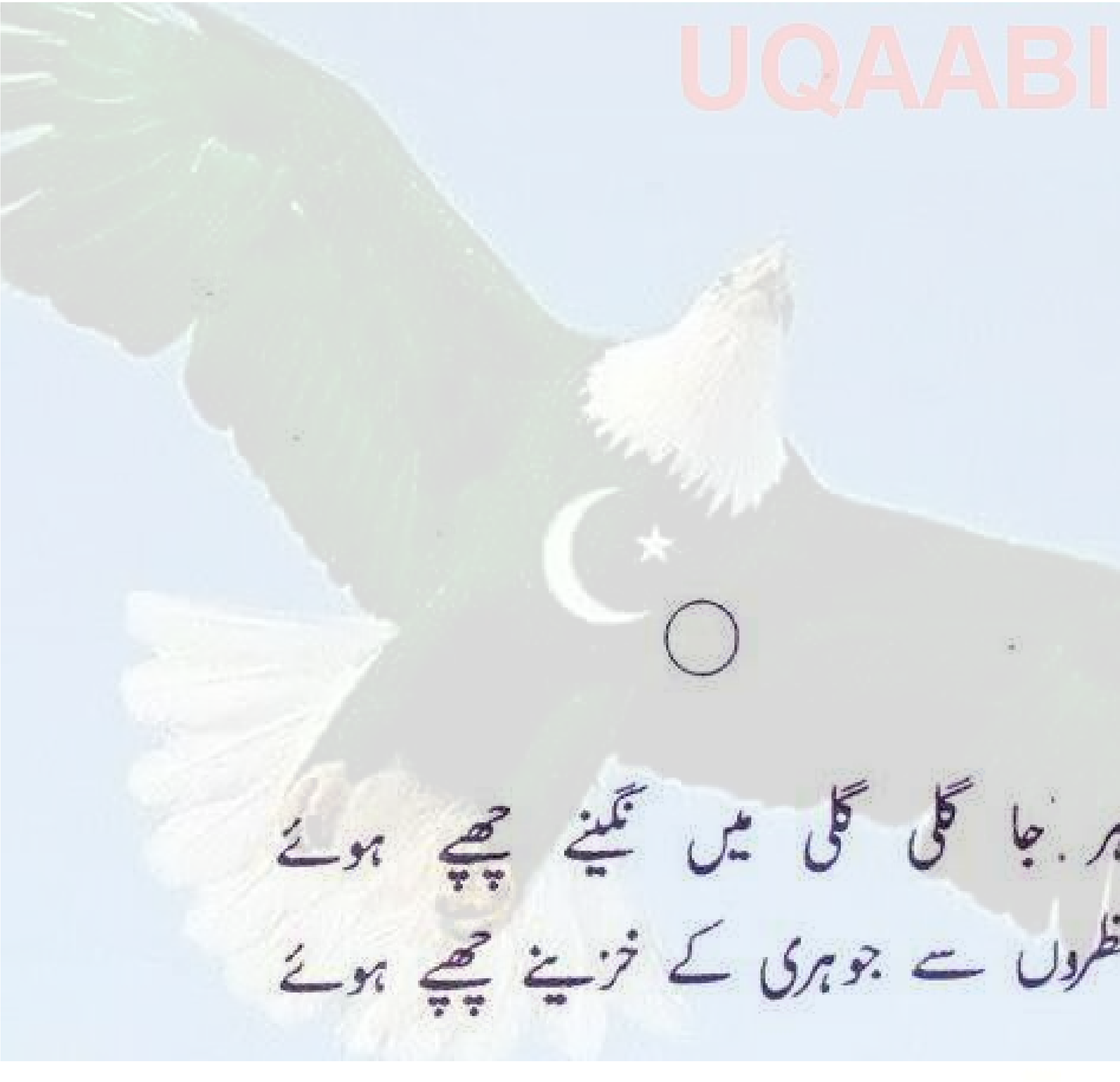

ہر جا گلی میں نگینے چھپے ہوئے
نظروں سے جوہری کے خزینے چھپے ہوئے

جن کے دلوں میں پیار کا دریا ہے موجزن
ہیں ان کی چاہتوں میں قرینے چھپے ہوئے

کچے گھڑے پہ سوہنی پھر جائے گی صدف
ہیں وحشتوں کے بیچ سفینے چھپے ہوئے

اپنے لبوں پہ پہرے ہیں گہرے سکوت کے
موسم گزر نہ جائیں یہ قول و قرار کے

ہجر کی دہائی دے
ہر ملن جدائی دے

روبرو کھڑا ہے تو
چاند کیا دکھائی دے

اس قدر ہے شور جب
شور کیا سنائی دے

یاد میں ہوں قید میں
دوست اب رہائی دے

میں صدف میں ہوں اگر
آب تک رسائی دے

UQAABI

مہک جو تیرے سراپے سے بچ گئی ہوگی
مجھے خبر ہے، گلابوں میں رچ گئی ہوگی

لہک لہک کے کھلی تھی جو موتیے کی کلی
تری نگاہ میں آخر وہ جچ گئی ہوگی

ہوا نے صبح ترا نام جب لیا ہوگا
روش روش پہ نئی دھوم مچ گئی ہوگی

گو تو نے اپنا وعدہ نبھایا نہیں کبھی
لمحوں کے بوجھ سے کوئی واقف تو ہو گیا

کاش ایسا بھی ہو کسی اک روز
اس کو کھونا محال ہو جائے

کاش ایسی خوشی ملے مجھ کو
درد بھی لازوال ہو جائے

کاش میرا جواب مل جائے
پورا میرا سوال ہو جائے

اس کو دیکھوں میں اس طرح کہ صدف
سارا عالم جمال ہو جائے

10,709
0168, 1N5Gx
PS
UQAABI

ملنا ایک بہانہ ہوگا
پھر کوئی زخم لگانا ہوگا

سوچ رہی ہوں سیدھا رستہ
کس کس کو دکھلانا ہوگا

اس میں آنسو بھی ہیں شامل
بادل کو جتلانا ہوگا

جس میں تھوڑی ہمت ہوگی
اس کے ساتھ زمانا ہوگا

تیری سنگت میں جو گزرا
لمحہ وہی سہانا ہوگا

UQAABI

صدف جہاں بھی کرنیں ہوں گی
اپنا وہیں ٹھکانا ہوگا

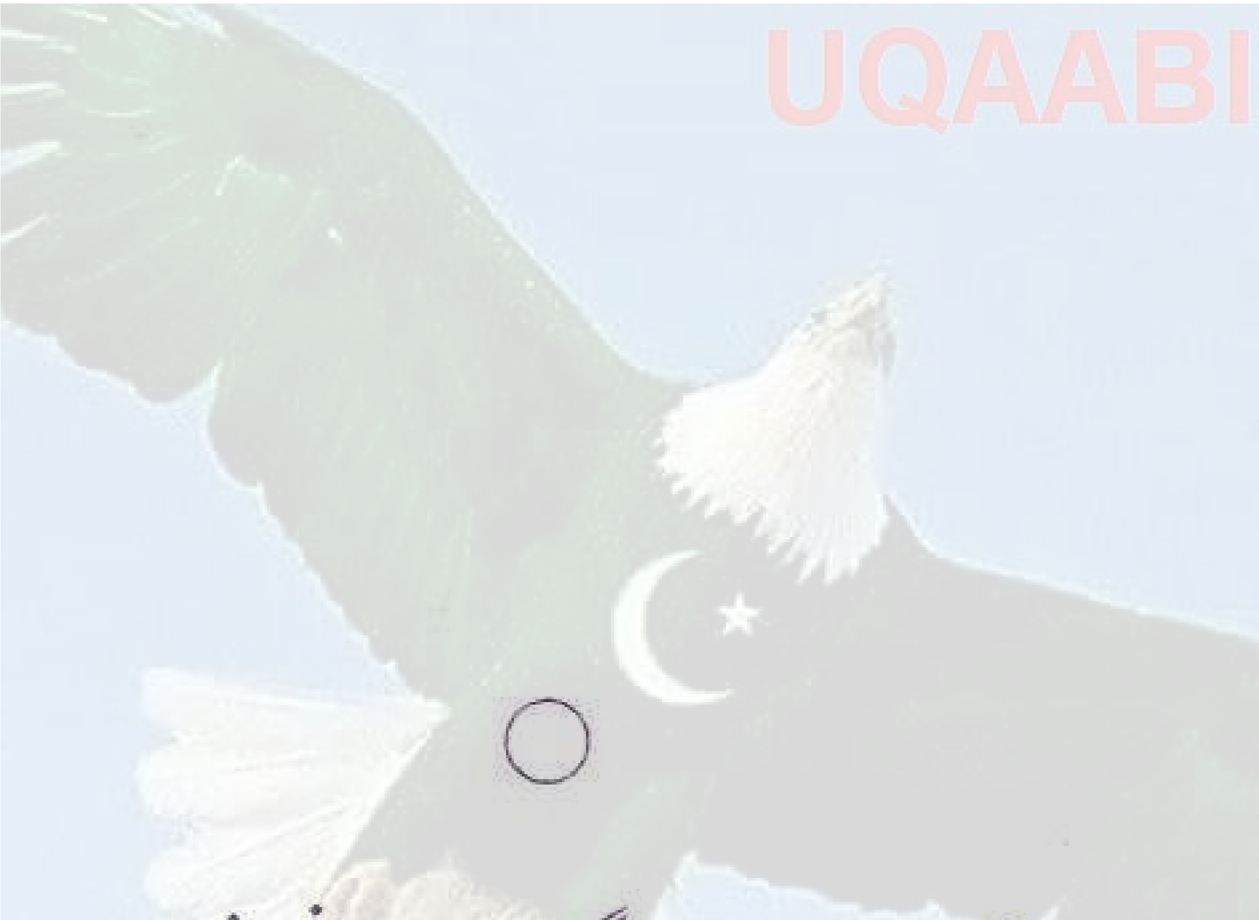

جس دن سے زندگی میں ترا غم نہیں رہا
اس دن سے میرا غم بھی کوئی کم نہیں رہا

جب ہم سفر پہ نکلے تو رستے الجھ گئے
رستے سلجھ گئے ہیں تو اب دم نہیں رہا

آنسو نہیں، لہو تھا جو اس ہجر میں بہا
پھر اس کے بعد آنکھ میں وہ نم نہیں رہا

سوچا تھا اپنے آپ کو ہم جانتے کبھی
لیکن شعور ذات کا موسم نہیں رہا

جیون کی اک ڈگر سے پھسلتے رہے ہیں لوگ
اس رہ گزر پہ کوئی کبھی جم نہیں رہا

یوں تو بہت سے لوگ ملے ہم کو اے صدف
مل کے چلے تو کوئی بھی ہمدم نہیں رہا

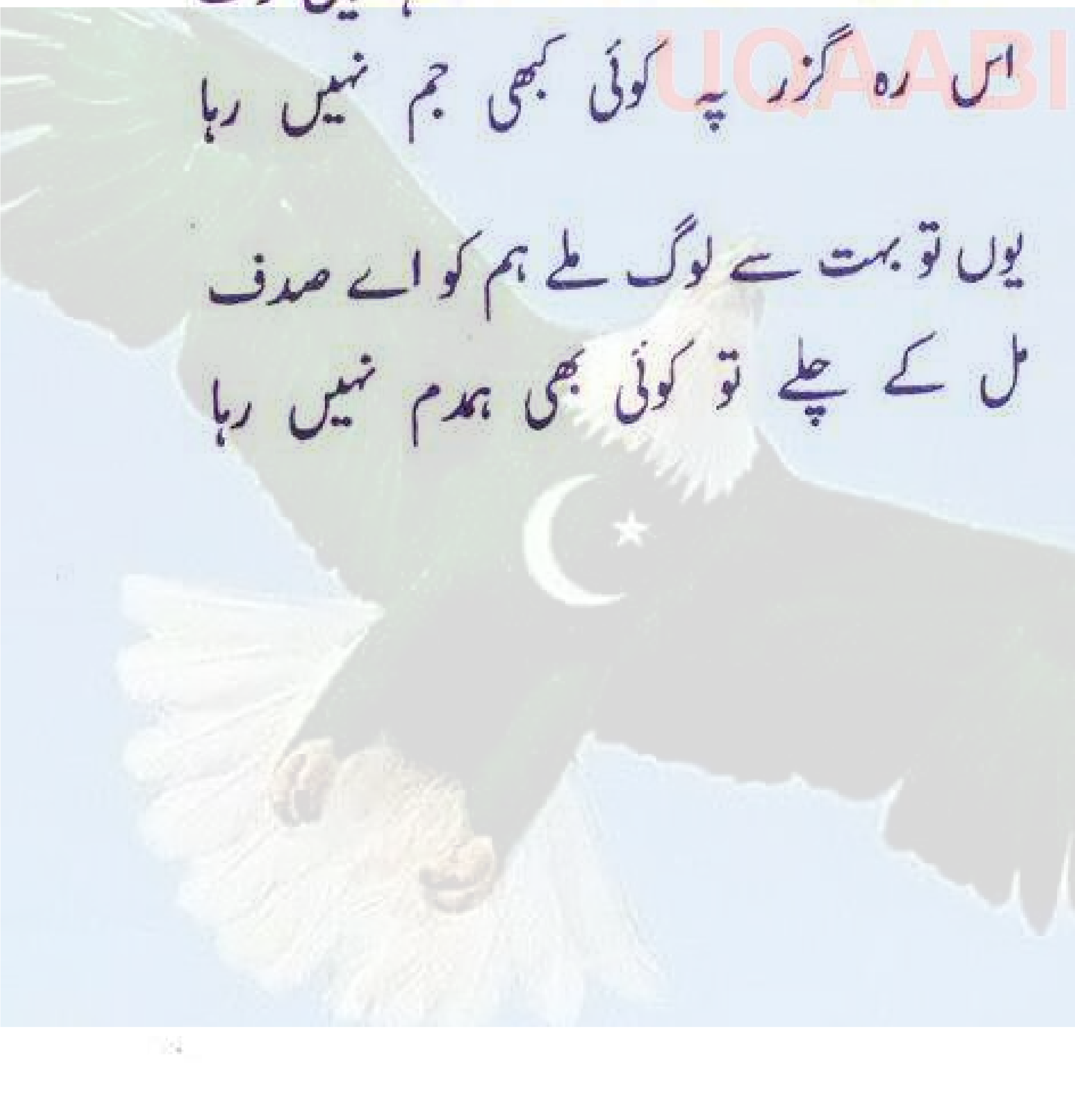

UQAABI

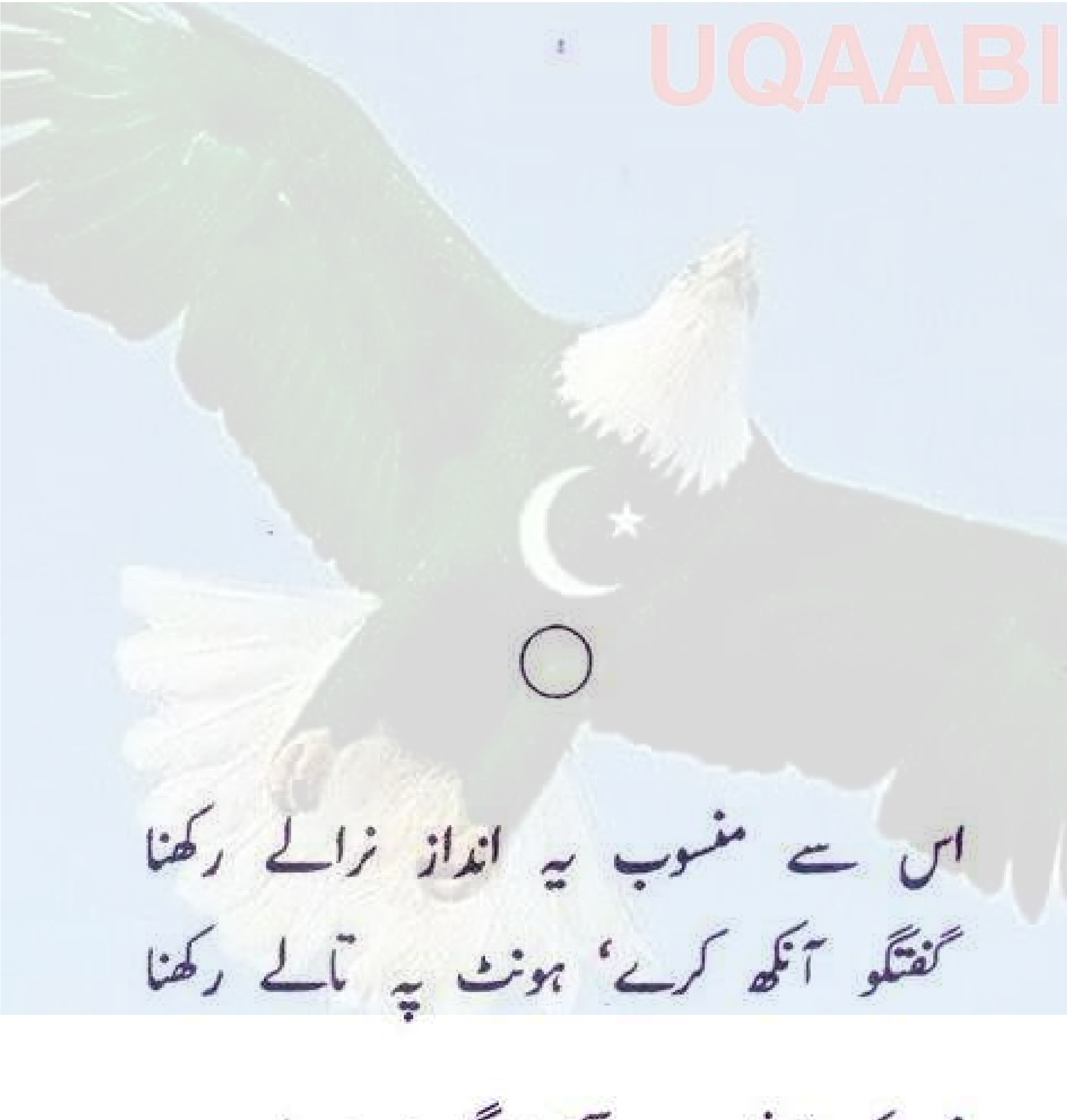

اس سے منسوب یہ انداز نرالے رکھنا
گفتگو آنکھ کرے، ہونٹ پہ تالے رکھنا

مجھ کو خوشبو ہی سمجھنا مگر اپنے دل سے
لذت و لمس کی ہر آس نکالے رکھنا

مجھ کو رکھ لینا وفاؤں کے حصاروں میں کہیں
اپنی بانہوں کے مرے گرد نہ ہالے رکھنا

جو کوئی تم پہ فدا جان کرے گا اپنی
چاہتیں ساری اسی بت کے حوالے رکھنا

ہر اندھیرے کو مٹانے کا ہنر ہو جن میں
اپنی آنکھوں میں صدف ایسے اجالے رکھنا

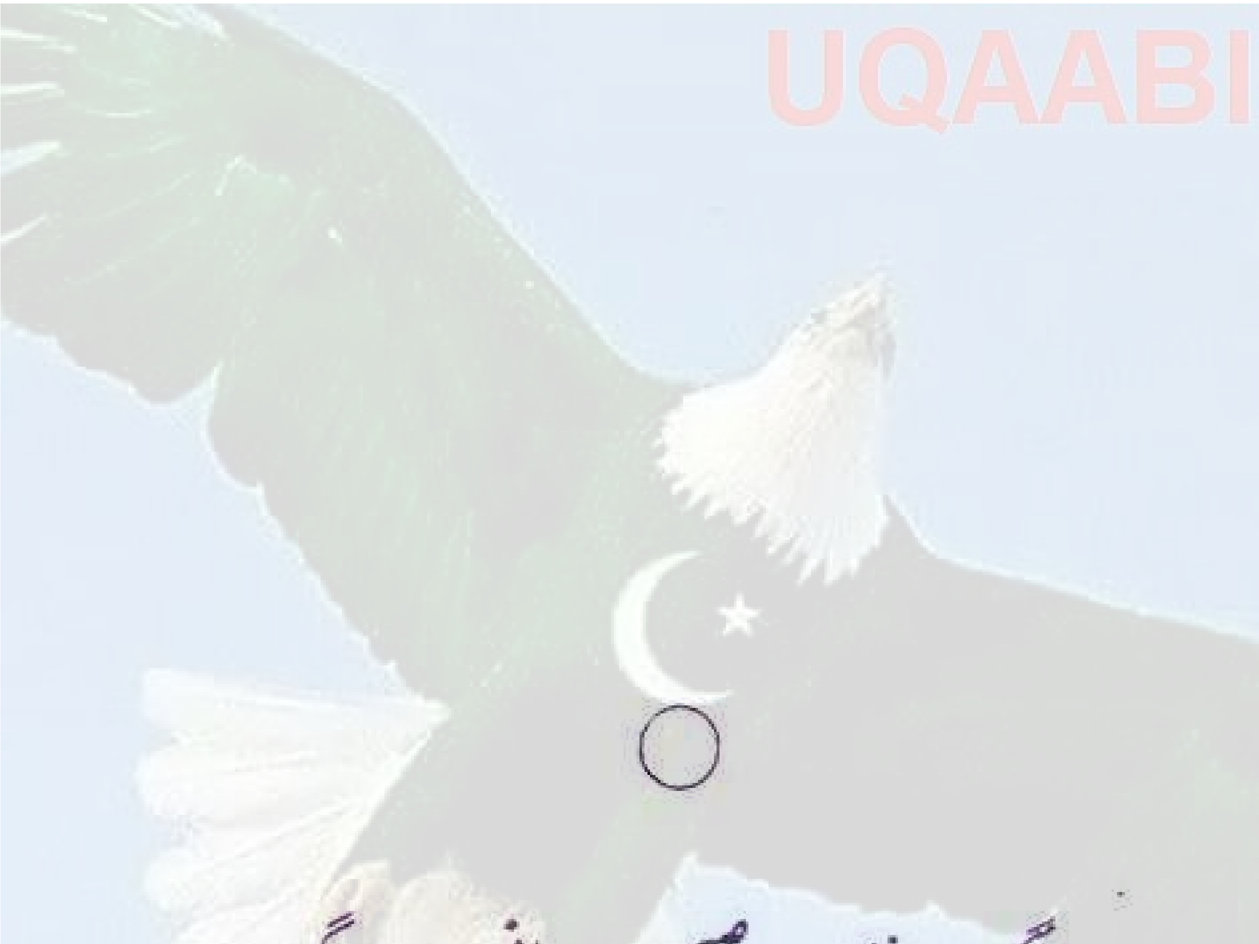

گو نئی صبح سہانی ہوگی
پہلے یہ شب تو بتانی ہوگی

چاند کو اندھے سفر کی خاطر
ضو تو سورج سے چرانی ہوگی

ہر عمل ظلم و ستم کا ہوگا
سرخوشی صرف زبانی ہوگی

نت نئے رنگ سدا بکھریں گے
زندگی کیسے پرانی ہوگی

اک دن ایسا بھی صدف آئے گا
اس کو ہر بات بتانی ہوگی

UQAABI

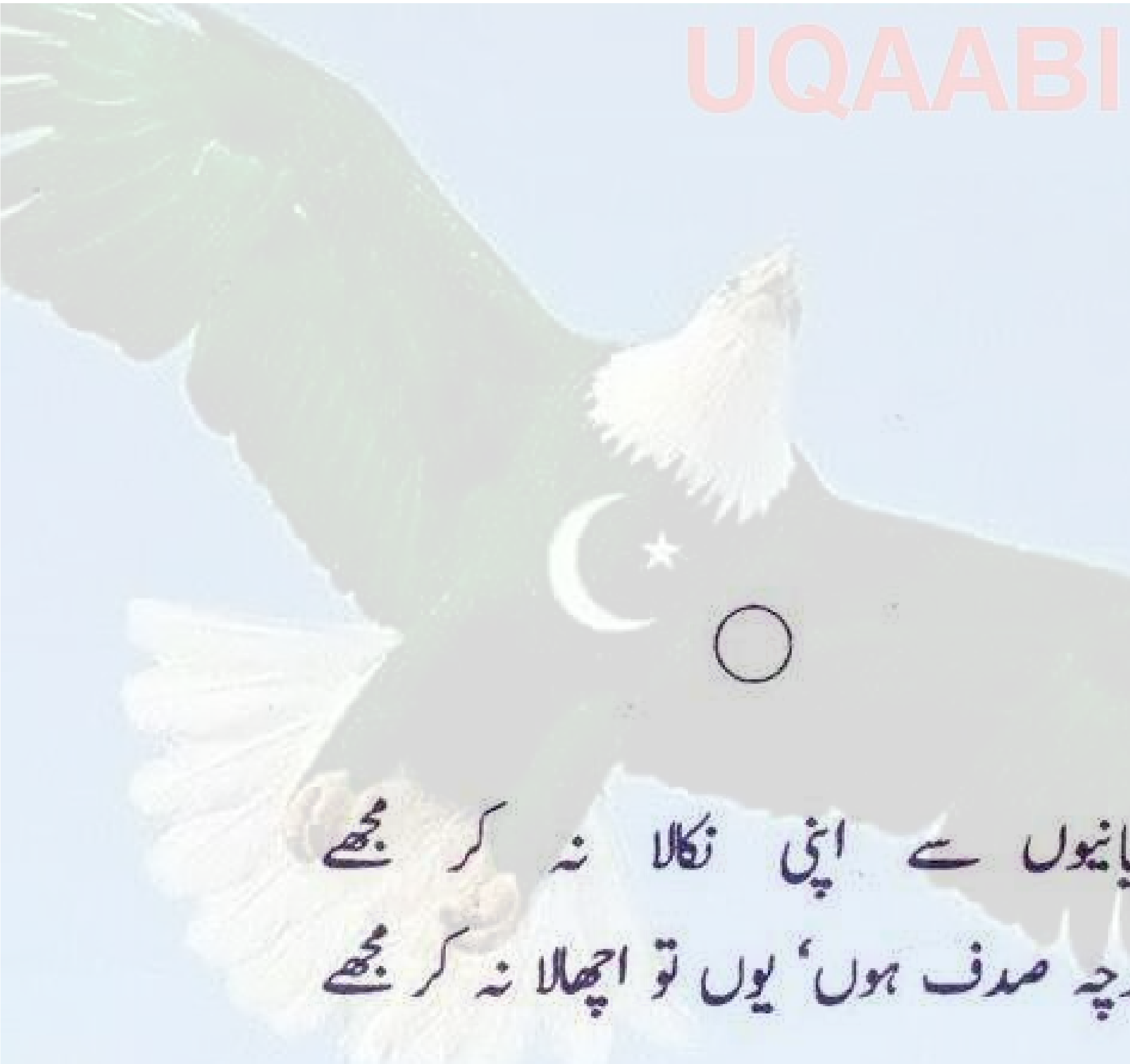

طغیانیوں سے اپنی نکالا نہ کر مجھے
گرچہ صدف ہوں، یوں تو اچھالا نہ کر مجھے

ویرانیوں کے خوف سے گھبرا کے میرا دل
جو ڈوبنے لگے تو سنبھالا نہ کر مجھے

یہ روشنی کہیں میری قاتل نہ ہو صدف
پروانوں کے جلو میں اجالا نہ کر مجھے

صدف اب دل کا موتی میں کسے بخشوں
سوالی ہر طرف ہیں منتظر میرے

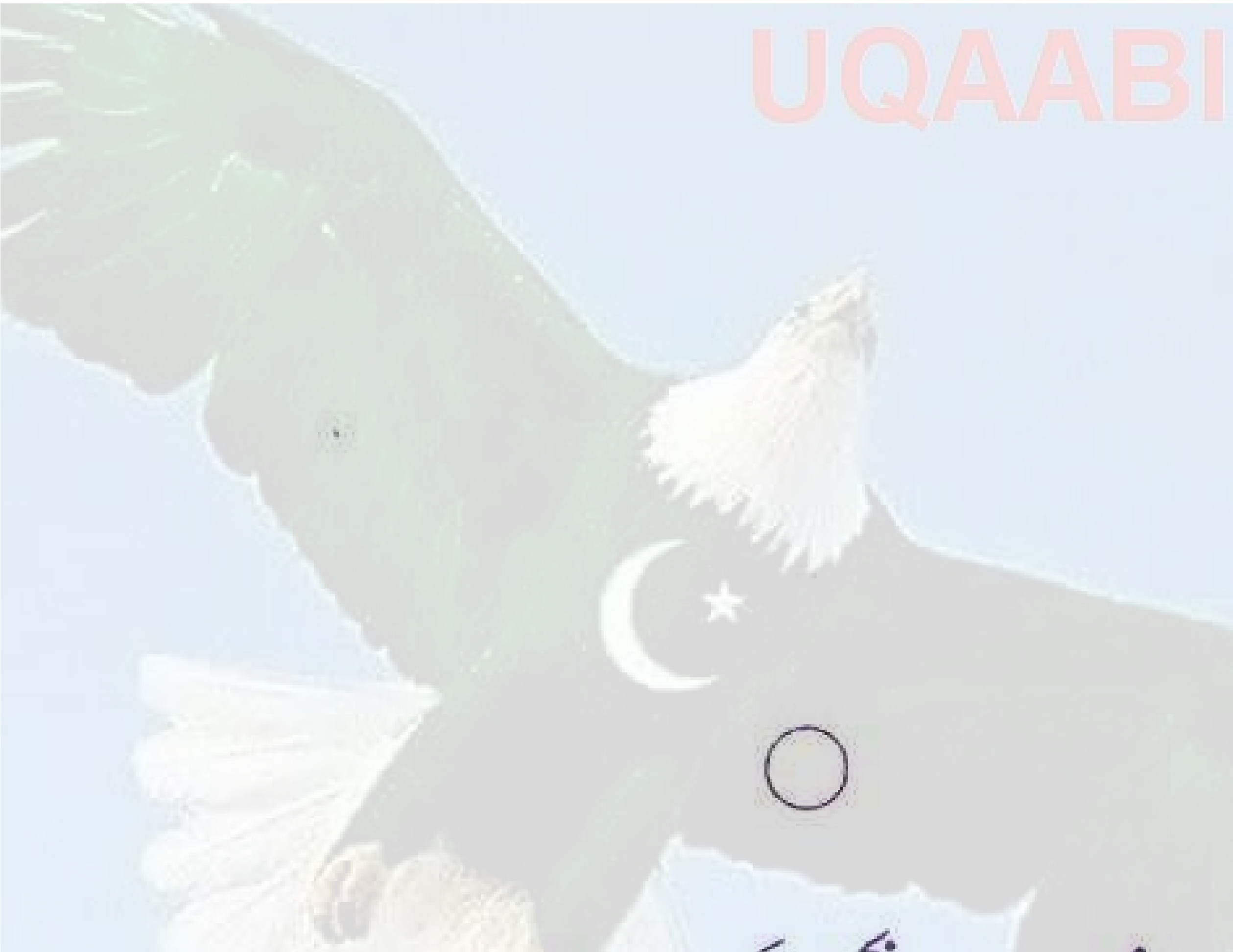

مجھ سے بچھڑ کر جو جائے
اس کی یاد بھی کھو جائے

ہر اک شام کوئی اک دکھ
میرا چہرہ دھو جائے

جس کے دل میں نفرت ہو
میرے نگر سے وہ جائے

تھکا مسافر جیون کا
موت کی گود میں سو جائے

ہر پت جھڑ اس گلشن میں
بیج بہار کے بو جائے

رابطے باتیں کریں گے
واسطے باتیں کریں گے

گرد اڑی جب راستے میں
قافلے باتیں کریں گے

قربتیں آہیں بھریں گی
فاصلے باتیں کریں گے

چل رہے ہیں دیکھنا اب
راستے باتیں کریں گے

بے صدا اپنی وفا ہے
حادثے باتیں کریں گے

میں بت بناتی ہوں، وہ انھیں جان دیتا ہے
میرے ہر ایک حرف کو پہچان دیتا ہے

آندھی مجھے بکھیرنے آتی ہے جس گھڑی
لڑنے کا حوصلہ مجھے طوفان دیتا ہے

کھل اٹھتا ہے وجود مرا پھول کی طرح
جب بھی کبھی توجہ وہ انجان دیتا ہے

ہیں آسماں زمیں' سبھی میرے ہمنوا
سارے کے سارے دکھ مجھے انسان دیتا ہے

آنکھوں میں میری رنگ بھرے ہیں بہار کے
لیکن ترا خیال ہی مسکان دیتا ہے

دل میرا تو ساکن ہے
تیرے نام کی دھڑکن ہے

میرے من کے مندر میں
بس اک دیپک روشن ہے

سوئے جاگے سپنوں میں
میرا اپنا ساجن ہے

میری سندر دھرتی کا
ذرہ ذرہ گلشن ہے

خواہش خواہش میں اب بھی
میرا بھولا بچپن ہے

صدف عنایت سے اس کی
اجلا تیرا دامن ہے

UQAABI

مدتوں جس سے ملاقات نہ تھی
جب وہ آیا تو کوئی بات نہ تھی

دل بھی کچھ سرد ہوا جاتا ہے
مجھ میں بھی شدت جذبات نہ تھی

وہ کہ سمجھا ہی نہیں نظروں کو
میری آنکھوں میں کوئی رات نہ تھی

کیسے ممکن تھا کہ ہوتی مجھ کو
میری قسمت میں اگر ملت نہ تھی

میں کہ کھوئی رہی اپنے من میں
میرے رستے میں مری ذات نہ تھی

UQAABI

خود کو بھی یوں مکان میں رکھنا نہیں بھلا
اپنوں کو امتحان میں رکھنا نہیں بھلا

دل میں ہے جو بھی تیرے، کہو مجھ سے صاف صاف
غیروں کو درمیان میں رکھنا نہیں بھلا

کچھ منظروں کی یاد ہے سرمایہ حیات
اب تک میں سن رہا ہوں تمہاری ہر ایک بات

چاروں اور حصار بناؤ
ہر در پر دیوار بناؤ

خاک نشیں ہونے کی خاطر
سوچوں میں گھر بار بناؤ

دل کی دل میں کب تک رکھیں
کوئی شریکِ کار بناؤ

وقت ہے پانی، جسم ہے کشتی
بازو تم پتوار بناؤ

درد میں حد سے گزرو صدف تم
دوست بھی دشمن دار بناؤ

UQAABI

پُرخار رہ گزر پہ ہی چلنا نہیں سدا
خوشیوں کو پاؤں پاؤں مسلنا نہیں سدا

وہ دن کبھی تو آئیں گے جو میرے نام ہوں
تیرے ہی روز و شب کو بدلنا نہیں سدا

ملنا ہے عمر بھر کے لیے ہم کو ایک دن
جاتی رتوں کے طور بچھڑنا نہیں سدا

ترکِ تعلقات سے پہلے یہ سوچ لے
دل کو ترے ہی دم سے مچلنا نہیں سدا

قسمت تری بھی روٹھ تو سکتی ہے ایک دن
تقدیر کو مری ہی بگڑنا نہیں سدا

UQAABI

کب تک بھنور کے بیچ سہارا ملے مجھے
طوفاں کے بعد کوئی کنارا ملے مجھے

جیون میں حادثوں کی ہی تکرار کیوں رہے
لمحہ کوئی خوشی کا دوبارا ملے مجھے

بن چاہے میری راہ میں کیوں آ رہے ہیں لوگ
جو چاہتی ہوں میں، وہ نظارا ملے مجھے

سارے جہاں کی روشنی کب مانگتی ہوں میں
بس میری زندگی کا ستارا ملے مجھے

دنیا میں کون ہے جو صدف دکھ سمیٹ لے
دیکھا جسے بھی، درد کا مارا ملے مجھے

وہ مجھ میں اک خلا سا چھوڑ جائے گا
مجھے صحرا میں پیاسا چھوڑ جائے گا

مرے احساس کے مرنے کی خاطر وہ
فقط ڈستا دلاسا چھوڑ جائے گا

سفر کی مشکلوں سے اب تو لگتا ہے
مجھے میرا شناسا چھوڑ جائے گا

ملے گا سب سے وہ کچھ اس سلیقے سے
تعلق اک ذرا سا چھوڑ جائے گا

وہ لے جائے گا میری جان، میرا دل
مگر چہرہ ذرا سا چھوڑ جائے گا

UQAABI

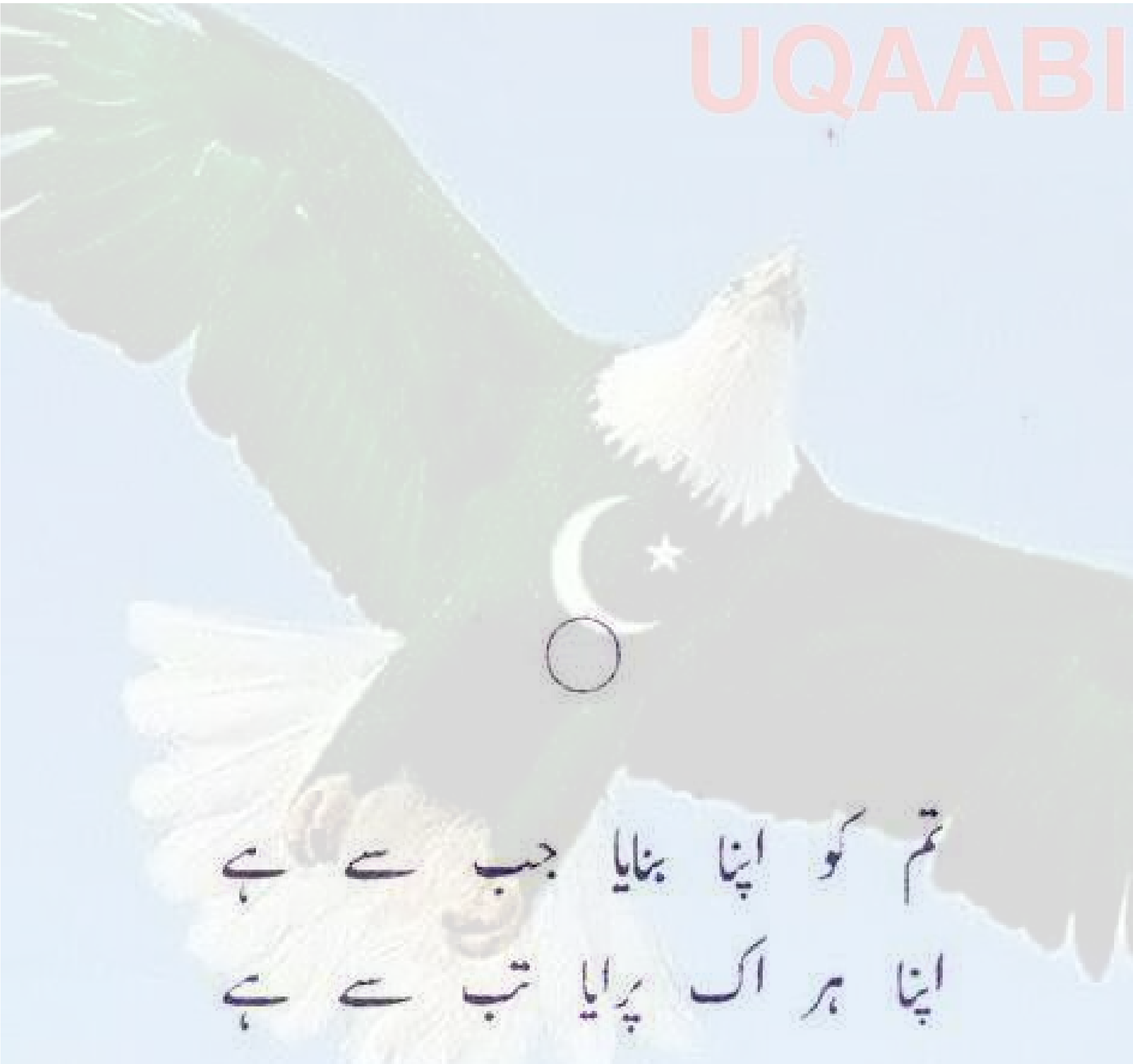

تم کو اپنا بنایا جب سے ہے
اپنا ہر اک پرایا تب سے ہے

تیرے ملنے کی کیوں دعا مانگیں
ہم نے تم کو چھپایا رب سے ہے

اپنے چہرے پہ دکھ نہیں کوئی
میں نے خود کو منایا ڈھب سے ہے

بس اسی کو ہی سوچتے رہنا
جانے دل کو یہ بھایا کب سے ہے

زندگی بھی صدف عجب شے ہے
اس نے ہم کو ملایا سب سے ہے

UQAABI

وعدوں پہ تیرے بیٹھے رہے انتظار میں
مانند شمع راہ میں جلتے رہے ہیں ہم

دیوانگی سے اپنی سنورتے رہے سدا
ان کی مناسبت سے بگڑتے رہے ہیں ہم

اس زندگی کی الجھی سی راہوں پہ عمر بھر
اے دوست تیرے ساتھ بھٹکتے رہے ہیں ہم

اس رہ گزر کی بھول بھلیوں میں اے صدف
چاہے بغیر جلتے بچھڑتے رہے ہیں ہم

UQAABI

ہجر میں کیسی راحتیں ڈھونڈوں
ہر جا تیری شباہتیں ڈھونڈوں

تجھ کو پاؤں میں نکہتوں میں بھی
گل میں تیری نفاستیں ڈھونڈوں

جن کی منزل ترا ٹھکانا ہے
انکی ہی میں مسافتیں ڈھونڈوں

اپنی فرصت کے سارے لمحوں میں
تجھ سے وابستہ ساعتیں ڈھونڈوں

حرف آخر تجھے سمجھتی ہوں
خود میں سو سو قباحتیں ڈھونڈوں

جن میں کھویا صدف نے خود کو بھی
وہ رتیں اور وہ چاہتیں ڈھونڈوں

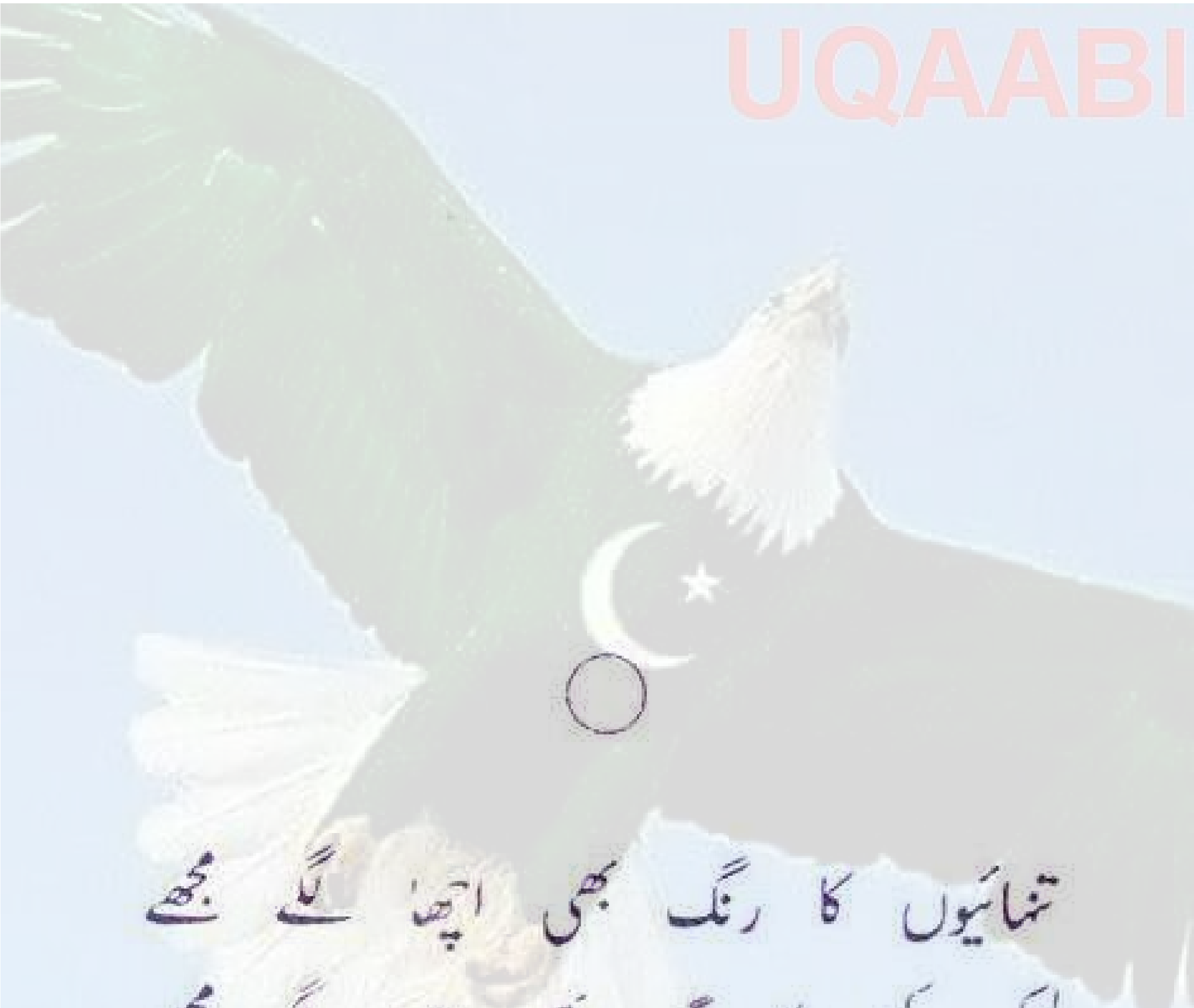

میری وفاؤں میں ہے روانی چناب کی
اس واسطے تو جھنگ بھی اچھا لگے مجھے

وہ بے وفا سمجھتا ہے مجھ کو بھی بے وفا
اس کا نرالا ڈھنگ بھی اچھا لگے مجھے

اس کی محبتوں کا صدف کیا جواب ہے
وہ شخص وقت جنگ بھی اچھا لگے مجھے

کئی برس مری آنکھوں کے راستے برسے
مرے وہ درد جو دل میں اتر گئے ہوں گے

کھلے تھے پھول جو خون جگر کی حدت سے
تمہاری سرد روی سے بکھر گئے ہوں گے

ملیں گے کیسے زمانے کی بھیڑ میں وہ دوست
جو بن بتائے ادھر سے ادھر گئے ہوں گے

بسائے جائیں گے کتنے برس کے بعد صدف
وہ گھر کے گھر جہاں دریا اتر گئے ہوں گے

UQAABI

اپنی زمیں پہ رکھیں قدم ہاتھ تھام کے
اے مہر و ماہ ہم ہیں یہیں سے ڈرے ہوئے

ہو جائے جانے کس گھڑی انساں زمین بوس
جو مورچوں پہ موت کے ہم ہیں دھرے ہوئے

چھوڑ آئے ہیں مروتیں جانے کہاں وہ سب
اندیشے خوف کے ہیں دلوں میں بھرے ہوئے

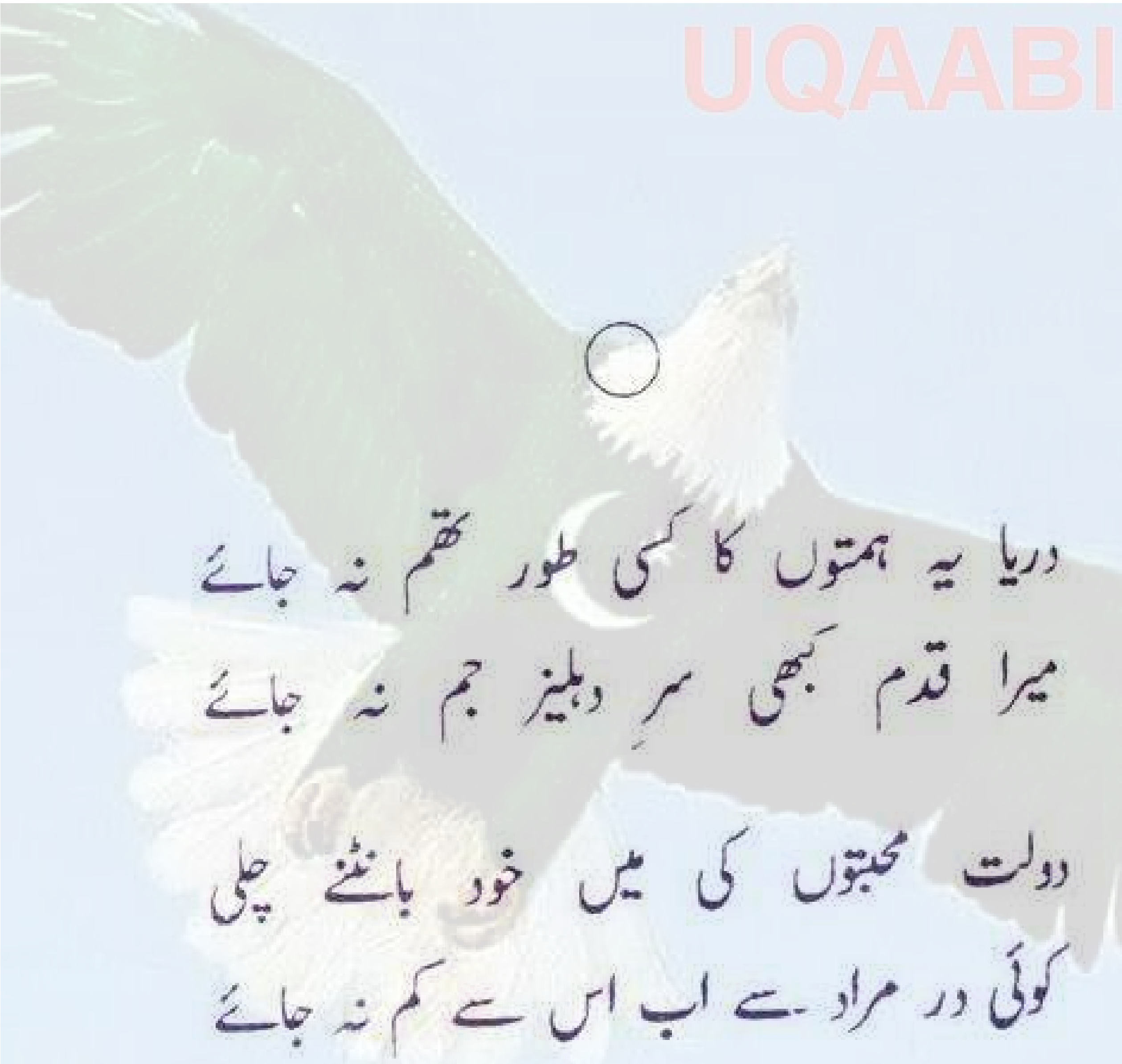

دریا یہ ہمتوں کا کسی طور تھم نہ جائے
میرا قدم کبھی سرِ دہلیز جم نہ جائے

دولت محبتوں کی میں خود بانٹنے چلی
کوئی در مراد سے اب اس سے کم نہ جائے

دن رات ہے لبوں پہ مرے ایک ہی دعا
آنگن میں میرے آ کے کوئی آنکھ نم نہ جائے

کرنا ہے ایک وعدہ وفا مجھ کو اے صدف
آفت جو آئے، آئے بہرحال دم نہ جائے

تڑپے ہوئے ترسے ہوئے بھٹکے ہوئے لوگ
کس قید کے چنگل میں ہیں اٹکے ہوئے لوگ

شہروں پہ بچھے موت کے سناٹے سے
اب سوچ کی سولی پہ ہیں لٹکے ہوئے لوگ

خوشیاں بن کر آؤ تم
پھولوں کی بہتات بھی ہو

ساتھ چلے یہ سورج بھی
ہاتھ میں کالی رات بھی ہو

عمر جھمیلے ہوں لیکن
آنکھ میں اپنی ذات بھی ہو

دل میں اپنے بست کچھ ہے
کیوں اس پر برسات بھی ہو

دل کے اس کشکول میں اب
یادوں کی خیرات بھی ہو

تجھ کو کیسے بھولوں صدف
کیوں اب اس کو مات بھی ہو

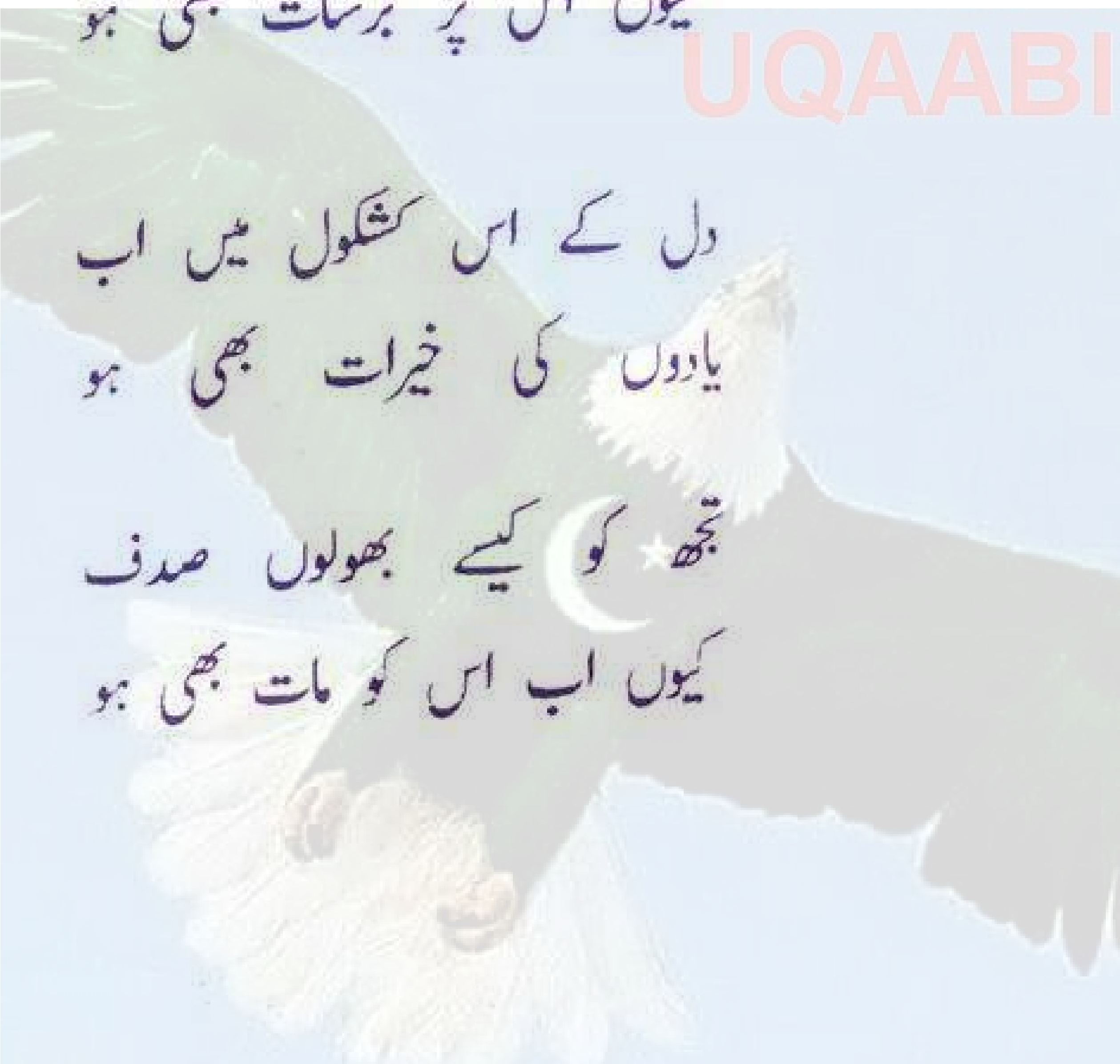

جکڑے ہوئے ہیں دوست انا کے حصار میں
روٹھے کبھی اگر تو منائے نہ جائیں گے

جن کے دلوں میں درد کا دریا ہو موجزن
ان سے کبھی بھی اشک بہائے نہ جائیں گے

آنکھیں کریں گی دل کی ہر اک بات کو بیاں
جذبے اگر زبان پہ لائے نہ جائیں گے

تیرے نصیب میں بھی صدف بارشیں نہیں
بگڑے ہیں جو نصیب' بنائے نہ جائیں گے

ساتھ اپنے لوگ کچھ ایسے چلے
دل کو اپنے لگ رہے تھے سب بھلے

نور آنکھوں میں ذہانت کا لیے
کوئی اب شفاف سوچوں میں ڈھلے

اب کہ لب پر ہے دعا اس کے لیے
میرے دل میں جس کا اک اک غم پلے

جب بھی گزروں زندگی کے کرب سے
شمع میرے ذہن میں تیری جلے

روشنی ہی زندگی ہے اے صدف
دیکھنا مت سوچ کا سورج ڈھلے

UQAABI

کیونکر سب کو یاد رکھوں میں
اسے بھلایا جا سکتا ہے

یاد تو اس کو کرکے دیکھو
درد مٹایا جا سکتا ہے

گو یہاں مرنا بھی مشکل
ہے
جی کے دکھایا جا سکتا
ہے

کیسے صدف ہر اک دشمن کو
دوست بنایا جا سکتا
ہے

کاجل میری آنکھوں میں کب ٹھہر سکا
سندری تیرے نام کی بکھری تیرے بغیر

اپنا حال زباں سے اپنی کیسے کہوں
دیکھو کیسے بستی اجڑی تیرے بغیر

تو تو شاید میری قسمت میں ہی نہ تھا
اپنے آپ سے بھی میں بچھڑی تیرے بغیر

تیرے غم کا میرے دل سے ناتا جڑا
ہر آسائش مجھ سے بگڑی تیرے بغیر

UQAABI

نظمیں

بے نور ہیں ، بے رنگ ہیں مرجھائی ہوئی آنکھیں
قبروں پہ پڑے پھول ہیں مرجھائی ہوئی آنکھیں

حمد

میرے من کے اندر بھی
جب سے تیری محبت کی
ایک ذرا سی کلی کھلی
ایک ذرا سی شمع جلی

تیرے نور کی بارش میں
بھیگا میرا دامن بھی
تیری چاہ کی خوشبو میں
بے خود بے خود میں بھی چلی
تیری ذرا سی عنایت سے
تیری ذرا سی محبت سے
آنکھ میری نم ہوتی گئی
میرے خاکی بدن کو بھی
روح کی سی تقدیس ملی

UQAABI

نعت

طیبہ مرے قریب ہو
ایسا مرا نصیب ہو

اللہ کا حبیبؐ ہی
کاش مرا حبیب ہو

باقی رہے نہ دکھ کوئی
مولیٰ مرا طبیب ہو

میں کیوں مانوں ہار

UQAABI

تیری چاہ کا ہر اک رستہ
کٹھن بھی ہے دشوار بھی ہے
میرے چاروں طرف جو دیکھو
ان دیکھی دیوار بھی ہے
ہر جانب ہیں الجھے رستے
جن میں گرد و غبار بھی ہے
میں اک سادہ سی لڑکی ہوں
اور دنیا عیار بھی ہے
تیری جانب سے مایوسی
وہموں میں انکار بھی ہے
میں کیوں مانوں ہار مری جاں
سامنے چاہے دار بھی ہے
سمجھ سکو تو سمجھو مجھ کو
میری چپ اظہار بھی ہے

ایک سوچ

سورج چاند ستارے بھی
دریا، لہر، کنارے بھی
سارے رنگ خوشی کے ہیں
سارے روپ اسی کے ہیں

راجپوت

اک دن ماں نے
پاس بٹھا کر مجھ سے کہا تھا
میری جان نہیں تو بچی
اب تو ذرا سنبھل کر چلنا
عمر کی مشکل راہوں پر
تجھ کو اکیلے چلنا ہے
تجھ کو حصول علم کی خاطر
ہم سے دور بھی رہنا ہے
لیکن بیٹا دھیان میں رکھنا
تو رجپوت ہے ذات میں اپنی
چاہے ٹوٹ بھی جاؤ تم
مگر کبھی بھی جھکنا نہیں ہے
اب وہ برسوں بعد مجھے
جب دیکھتی ہے تو کہتی ہے
سچ مچ تم رجپوت ہی ہو

UQAABI

خوابوں کی شہزادی

اپنی دوست کی بیٹی عینی کے لیے

پریوں جیسی صورت والی
پیاری پیاری سی اک لڑکی
ماں کے خوابوں کی شہزادی
دل کے ہاتھوں ہار رہی ہے
جیتے جی ہمیں مار رہی ہے
دیکھتی ہے اسے ماں حسرت سے
آخر اس کا قصور ہی کیا ہے
لیکن یہ سب تانے بانے
کیا بنتا ہے، قدرت جانے

ہم تو دعا ہی کر سکتے ہیں
جس سے ڈوبے تر سکتے ہیں
میرے مولا دعا ہے میری
ہم سب پر ہو عنایت تیری
تو عینی کو خوشیاں دے دے
اس کو سدا میں ہنستے دیکھوں
دل آنگن میں بستے دیکھوں

UQAABI

اتفاق

وہ جو میرا ساتھی بنا کر
اس دنیا میں بھیجا گیا ہے
جانے وہ کس دیس میں مجھ کو
ڈھونڈتا ہوگا

اور وہ میرے روپ سروپ کو
ہر چہرے میں کھوجتا ہوگا
جانے کیا کیا سوچتا ہوگا
دیکھئے یہ تقدیر ہماری
کب کوئی چانس بناتی ہے
کب یہ دونوں بچھڑوں کو
لا کر کہیں ملاتی ہے

UQAABI

میرا وجود بھی رونے لگا ہے

جب سے دل کے
طوفاں تھمے ہیں
جب سے آنکھ کے
اشک رکے ہیں
تب سے ایسا ہونے لگا ہے
میرا وجود بھی رونے لگا ہے

اختتام

دل کے فسانے
خواب سہانے
بہکی باتیں
مہکی راتیں
بھولے بسرے
سارے قصے
دو آنکھوں میں
ڈوب گئے ہیں

کیوں

کیسے دن ہیں
کیسے دکھ ہیں
اور ہم کیسے
دوراہے پر
بچھڑے کھڑے ہیں

اک جانب تُو

دوسری جانب

پھول کھلے ہیں

آنکھ بھی اپنا

کام کرے ہے

خوابوں سے کیوں

دل تڑپے ہے

سوچنے میں کیوں

دم نکلے ہے

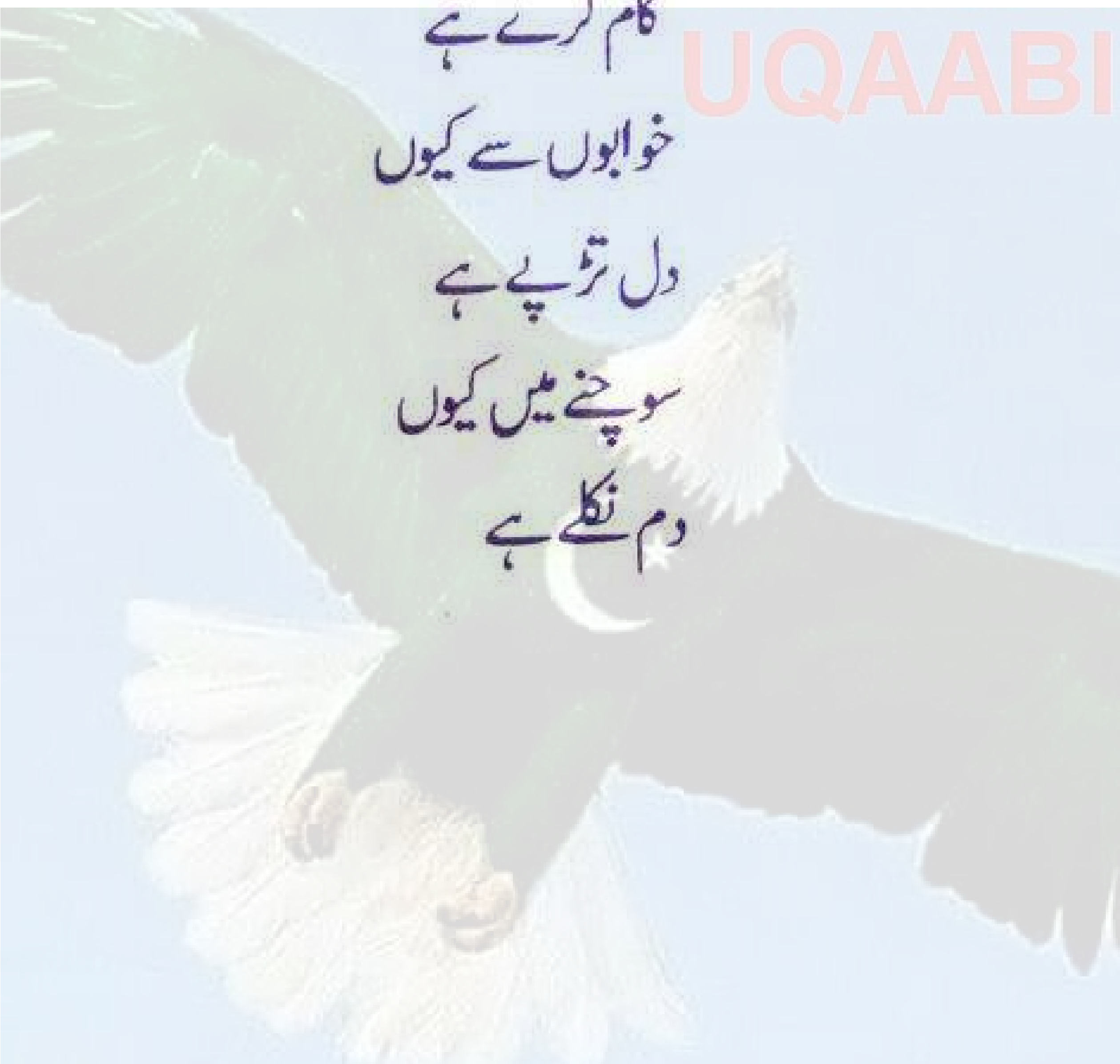

UQAABI

شرط

ہم دونوں بے شک
الگ الگ راہوں پہ چلیں
الگ الگ ذہنوں سے سوچیں

فکر و خیال کی دنیا میں
اک دوجے کو جھٹلائیں
اک دوجے کو پسپا کریں
لیکن دیکھو!

UQAABI

اک دوجے کے سارے غم اور
ساری خوشیاں
بانٹ سکیں تو
اپنا رابطہ رہ سکتا ہے

گیت

دل نے چاہ کے پھول کھلائے
اور وفا کے دیپ جلائے
تم نہیں آئے، تم نہیں آئے

دل نے تیرے گیت جو گائے
بادل نے سر ساز بجائے
تم نہیں آئے، تم نہیں آئے

خوشبو نے آنگن مہکائے
رنگوں سے سب رستے سجائے
تم نہیں آئے، تم نہیں آئے

UQAABI

من کا سورج

چاند کے پیچھے
بھاگتی لڑکی
جو کبھی دھند کے
طوفانوں میں
کھوئی ہوئی تھی
اس کو کیسے
من سورج نے
ظاہر کر کے
چمکایا ہے

UQAABI

ایک نظم

تو نے دیکھی ہیں فقط، میری یہ ہنستی آنکھیں
اور ہنستی ہوئی آنکھوں میں شگفتہ باتیں
تو کبھی آنکھ میں رکھی مری برسات بھی دیکھ
میرے اشکوں میں چھپی ہجر کی اک رات بھی دیکھ
تو نے چاہا ہے کہ میں خواب بنوں گی تیرا
تو نے دیکھا ہے فقط پھول سا پیکر میرا
تو نے دیکھا ہی نہیں پھول بکھرتا بھی ہے
تجھ کو معلوم نہیں، باغ اجڑتا بھی ہے
اپنے وعدوں کا ذرا آپ ہی تم پاس کرو
میرے غمناک سے لمحوں کا بھی احساس کرو

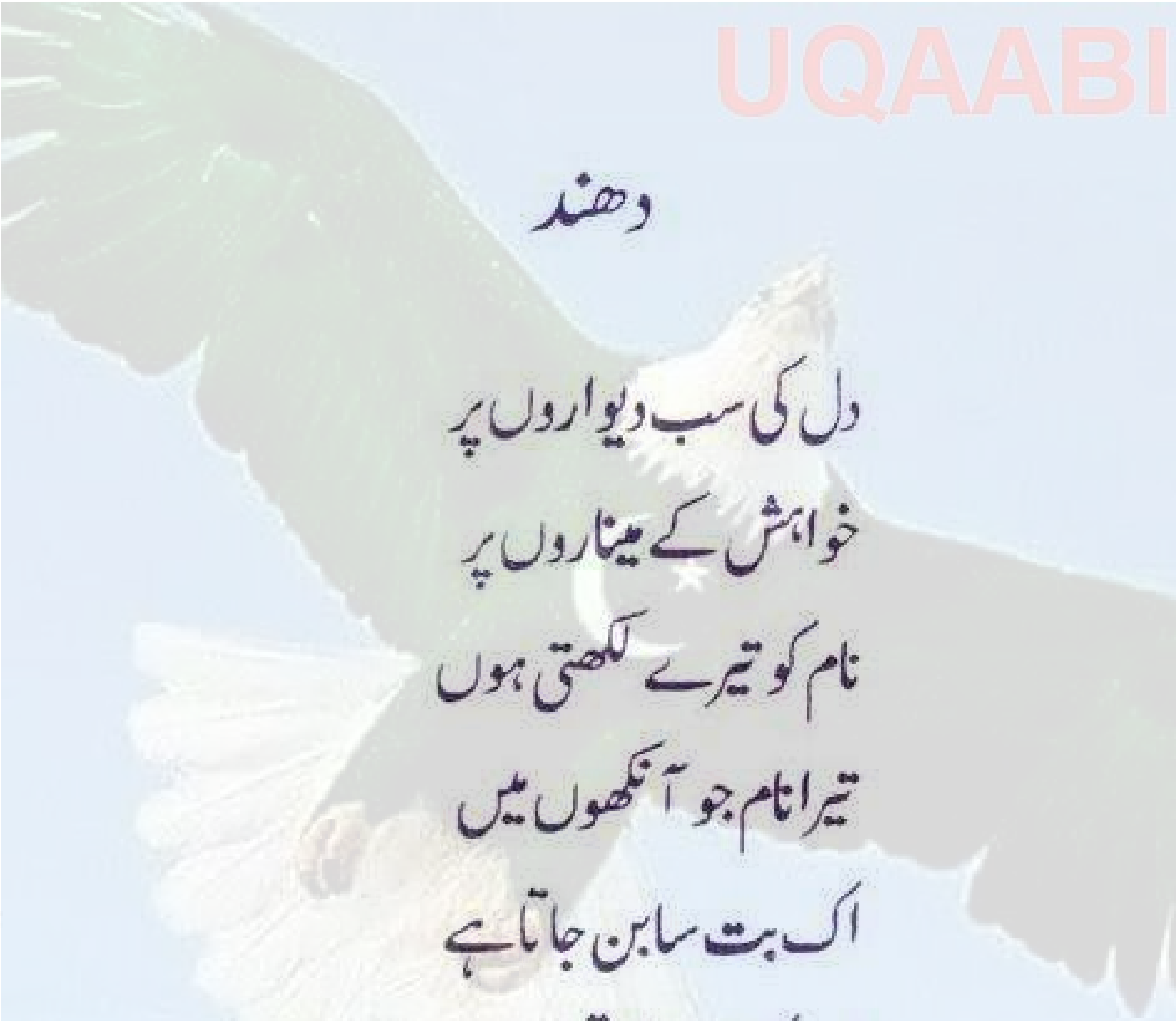

دھند

دل کی سب دیواروں پر
خواہش کے میناروں پر
نام کو تیرے لکھتی ہوں
تیرا نام جو آنکھوں میں
اک بت سا بن جاتا ہے
اس کو میں چمکاتی ہوں
چاند کی روشن کرنوں سے
پھر کچھ ایسے ہوتا ہے
دم سحر جب دیکھتی ہوں
دھند میں تم آجاتے ہو
مجھے بہت ہی رلاتے ہو

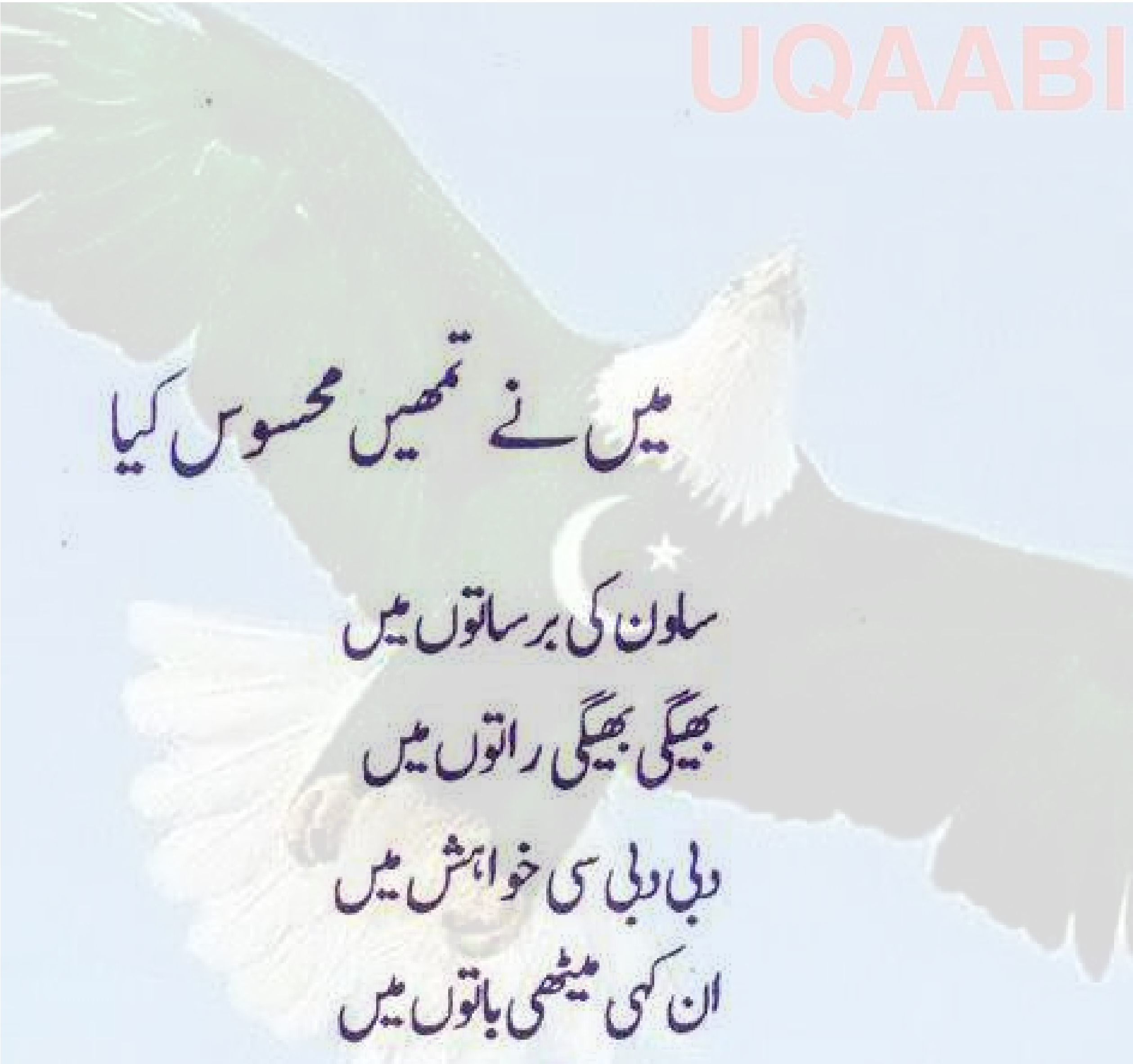

میں نے تمھیں محسوس کیا

ساون کی برساتوں میں
بھیگی بھیگی راتوں میں
دبی دبی سی خواہش میں
ان کہی میٹھی باتوں میں
روشن جاگتے خوابوں میں
دل کی بند کتابوں میں
مہکی مہکی فضاؤں میں
سوچ کی اٹھتی صداؤں میں
میں نے تمھیں محسوس کیا